تذکرہ و

تاریخ ترکان

کشمیر و ہزارہ

راجہ حیدر زمان حیدر ترک

Scanned with CamScanner

حق دوستی

عرض ناشر

بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرِحیمْ

ن وَالقَلَمِ وَمَا یَسطُرُونْ

تحریر و قلم کی قسم کھانے والے خدائے بزرگ و برتر کے شکر گزار ہیں جس کی رضا اور حکم سے ہم ''تذکرہ و تاریخ ترکان کشمیر و ہزارہ'' کی طباعت کے پر آزمائش مرحلے طے کر کے جناب حیدر زبان حیدر کی اس کاوش کو آپکے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکے۔

حیدر نے اس کتاب کی تیاری پر اپنی زندگی کے کتنے ماہ و سال صرف کیئے، کتنی کتابوں کا عرق ریز مطالعہ کیا، کشمیر و ہزارہ کی کن کن پر پیچ اور پر فضا شاہراہوں اور گھاٹیوں کا سفر کیا۔ عہد پیری کی کڑی دھوپ میں نگر نگر پھر کر ترکان کشمیر و ہزارہ کے چیدہ چیدہ خانوادوں کے سربراہوں سے ملاقات کی۔ ان کے آبا و اجداد کے تذکرے اور شجرے جمع کیئے۔ اس دوران ان پر کیا گزری اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر میں کچھ جانتا ہوں تو صرف اتنا کہ حیدر نے کم و بیش ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ پہلے اس کتاب کا مسودہ کاغذوں کے

پلندوں اور کمپوز شدہ مواد کی یو ایس بی ڈرائیو کی صورت مجھے دیتے ہوئے کہا تھا کہ حسب سابق اس کتاب کو بھی تم ہی نے چھاپنا ہے۔

'جی ضرور' میں نے حیدر زمان حیدر کی ہاں میں ہاں ملائی ۔ فلیش ڈرائیو کو کمپیوٹر پر کاپی کیا اور پھر اپنے اہم کاموں کی فہرست میں اس کتاب کی تیاری پر کام کرنے کے لئے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے مناسب وقت کا انتخاب کرنے لگا۔

جس وقت میں نے حیدر زمان حیدر کی تحریروں کی جمع پونجی کا بغور مطالعہ کیا تو عقدہ یہ کھلا کہ حیدر زمان حیدر کی رہنمائی کے بغیر اس مواد کو ترتیب دینا اور اس کو کتابی صورت میں چھاپنا۔ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ اور اس ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے راقم السطور کو ایک بار نہیں بار بار ہزاروں میل کا سفر طے کر کے پشاور سے ایبٹ آباد جانا پڑا اور ایبٹ آباد سے واپس پشاور آنا پڑا۔ بندہ ہیچ مدان کی اس آمد و رفت کے جواب میں حیدر زمان حیدر نامی مرد کوہستانی کو بھی ایک بار نہیں بار بار سبز پوش پہاڑوں سے اتر کر گرد آلود پشاور کی خاک چھاننی پڑی۔

پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ سن رسیدہ مجنونان دشت قرطاس و قلم کی

حالت زار پر ان کے بچے ترس کھانے لگے۔حیدرزمان حیدر کے نواسے خضر حیات ترک نے حیدرزمان حیدر کو اور ورلڈ وائڈ شین ویب ڈاٹ کام کے تخلیق کارشہباز علی نے مجھے مشورہ دیا کہ

''ابو آپ آن لائن جا کر آپس میں سکرین شیئر کیوں نہیں کر لیتے''۔

''سکرین شیئر کیسے ہوتی ہے؟'' میں نے بیٹے سے پوچھا۔اس نے مجھے سکرین شیئر کرنے کا گر بتا کر بزرگی بہ عقل کا ثبوت دیا اور یوں ہم اپنی گود کے پالے گرو گنٹھالوں کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آن لائن جا کر کتاب کی تیاری کے مراحل ادا کرنے لگے۔

کتاب کی تیاری تو دو دیوانوں کے مل بیٹھنے کا ایک بہانہ تھا۔جس نے حیدرزمان حیدر کو تیز رفتار ترقی کرنے والی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کر دیا۔شنید ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں ڈی ایس ایل کی سہولت حاصل کر کے گلوبل ویلیج کے لکھاریوں سے مربوط رہنا چاہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جس وقت آپ یہ سطور پڑھ رہے ہوں گے ہمارے دل اور دماغ کے راجہ حیدرزمان حیدر ترک یہ سہولت حاصل کر چکے ہوں گے جس کے زیر اثر وہ ''تذکرہ و تاریخ ترکان کشمیر و ہزارہ'' جیسی دیگر تصانیف کو بڑی آسانی سے منظر عام پر لا سکیں گے۔

Scanned with CamScanner

ہندکو چار بیتے دے رنگو رنگ ندارے، بجرے پھل۔ مشال۔ سوداگر اس بازاردا، شمع تے پتنگ، مبارک سفر جج۔ اور سب سے بڑھ کر کلام مجید فرقان حمید کے ہندکو زبان کے مترجم، مصنف اور مؤلف حیدرزمان حیدر کا قد اتنا اونچا ہے کہ اس کے مقابلے میں یہ بندۂ ہیچ مدان کارزار عشق و مستی میں اپنے آپ کو ایک بونا متصور کرتے ہوئے استاد میاں محمد کا یہ شعر جپتا رہتا ہے کہ:

جے ویکھاں اپڑے عملاں ولے
کجھ نئیں میرے پلے
جے ویکھاں تیری رحمت ولے
بلے بلے بلے

یہ میری خوش بختی ہے کہ مجھے حیدرزمان حیدر ترک جیسے سرو قد دوست کا سنگ اور ساتھ نصیب ہوا ہے اور اس نے حق دوستی ادا کرتے ہوئے اس بونے کو اپنے شانوں پر سوار کر کے اس کا قد اونچا کر دیا ہے۔ جس کے لئے تو میں

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو، ہم دعا کر چلے

کے سوا کہہ بھی کیا سکتا ہوں۔

نصیب دشمناں حیدرزمان حیدر اعہد پیری میں رعشہ کے عارضہ میں

مبتلا نظر آتے ہیں مگرانکی کام کام اور صرف کام سے لگن اور کمٹمنٹ کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ ان کے حوصلے اورامنگیں اب بھی جوان ہیں۔انہوں نے 'تذکرہ و تاریخ ترکان کشمیر وہزارہ' جیسے موضوع پر کام کر کے اپنی فاتح عالم ترک برادری کوان کی پہچان یاد کرائی ہے جو عالم نفسا نفسی میں یقیناً ایک بہت بڑا کام ہے۔

مجھے کہنے دیجئے کہ حیدرزمان حیدرکواگرترک ہونے پرناز ہے تو راقم السطورکو اعوان ہونے پر فخر حاصل ہے لیکن ہمیں یادرکھنا چاہئے کہ قوم، ذات یا قبیلہ پہچان کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے لیکن ہمیں ہمارے دین متین نے افضلیت اور فوقیت صرف تقویٰ یا پرہیز گاری کو دی ہے۔اگر اعوان کے لغوی معنی معاون یامددگار کے ہیں تو میں نے اس لفظ کا بھرم رکھنے کے لئے اس ترک شہزادے کی ہر ممکن معاونت کرنے کی کوشش کی ہے۔مگر تعاون کے اس لمبے اور کٹھن سفر میں کوتاہیوں کا سرزد ہونا فطری عمل ہے۔اگر اس کتاب میں قارئین کو کسی قسم کی کوتاہی نظر آئے تو ان سے درخواست ہے کہ وہ ہماری رہنمائی کرنے میں تاخیر کریں اور نہ ہی کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس کریں۔ہمیں آپ کے گراں قدر مشوروں اور ہر قسم کی تعمیری تنقید کا انتظار رہے گا تا کہ ہم اس کتاب کے آئندہ ایڈیشن میں نادانستہ طور پر سرزد ہونے والی ہر کوتاہی کا ازالہ کرسکیں۔

والسلام

نیاز آگیں.........ش شوکت (پشاور)

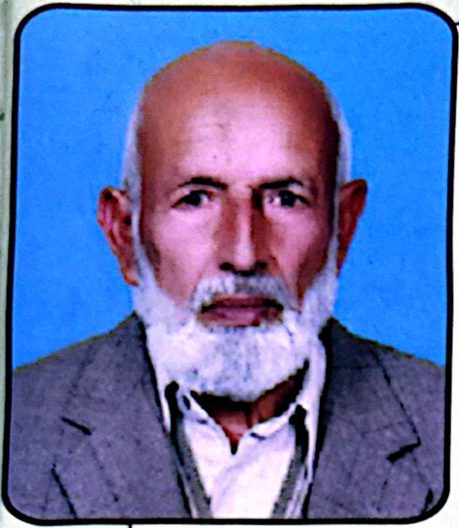

تذکرہ وتاریخ ترکان کشمیر وہزارہ کے مؤلف راجہ حیدر زمان حیدر ترک باندہ پھگواڑیاں ایبٹ آباد ہزارہ کے ممتاز ترک خانوادے کے سربراہ راجہ علی زمان ترک کے ہاں 1942ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں شملہ پہاڑی اور گردونواح کے دلفریب مناظر میں اپنے سنگ ساتھیوں کے ساتھ کھیل کود کر اور بالک ٹپے گنگنا کر اپنی زندگی کی شروعات کیں۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ایبٹ آباد ہی میں حاصل کی۔ تعلیم وتربیت کے زینہ بزینہ سفر کرتے ہوئے پشاور یونیوسٹی پہنچ کر اردو ادب میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ جس کے بعد انہوں نے جامعہ کراچی کے شعبۂ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس سے علم کتاب داری میں ماسٹر کیا اور پھر محکمہ تعلیم میں کتاب دار کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ حیدر زمان حیدر سال 2002ء کے دوران ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ کر محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوگئے۔ ادبی ذوق انہوں نے اپنے خاندان کے بڑے بزرگوں سے وراثت میں پایا تھا۔ ان کے ماموں حاجی راجہ جہانداد خان ہندکو زبان کے منفرد وممتاز چاربیتہ گو شاعر تھے جن کی محفلوں سے اکتساب فیض حاصل کر کے راجہ حیدر زمان حیدر کو ہندکو چاربیتہ گوئی پر کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہندکو زبان کی ایوارڈ یافتہ کتاب ''ہندکو چاربیتے دے رنگو رنگ نذارے'' شائع کردی۔ سوداگر اس بازار دا، مشال، سجرے پھل، شمع تے پتنگ، مبارک سفر حج اور قرآن مجید فرقان حمید کا ہندکو ترجمہ ان کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ حیدر کی کم وبیش سب ہی کتابوں نے بہترین ادبی ایوارڈ حاصل کیئے ہیں۔ ''تذکرہ وتاریخ ترکان کشمیر'' حیدر زمان حیدر کی زندگی بھر کا اثاثہ ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی خوابیدہ قوم کے دراحساس پر دستک دے کر اس کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ وہ اپنی کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق درست فیصلہ حیدر زمان حیدر کی اس کتاب کے قارئین ہی کرسکیں گے۔

ISBN: 978-969-9323-32-4

Scanned with CamScanner